قربانی کے جانور میں عقیقہ کرنا کیسا اور عقیقے کے گوشت کا حکم؟

ریفرنس نمبر:Aqs 1374 تاریخ:09-08-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بھائی کا بیٹا پیدا ہوا ہے، تو گھر والے کہہ رہے ہیں کہ اس کا عقیقہ بھی قربانی کے جانور میں حصہ ڈال کر کرلیں گے، لیکن کچھ رشتہ دار کہہ رہے ہیں کہ قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ نہیں رکھا جاسکتا، تو آپ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ رکھا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز عقیقے کا گوشت والدین، دادا دادی، نانا نانی بھی کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ رکھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ حصہ رکھنے میں افضل یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے عقیقے کے لیے ایک حصہ رکھا جائے، اگر کسی نے لڑکے کے عقیقے کے لیے بھی ایک حصہ رکھا، جب بھی کوئی حرج نہیں۔ نیز عقیقے کے گوشت کے قربانی کی طرح تین حصے کرنا مستحب ہے، جو بچّے کے والدین، دادا دادی، نانا نانی، امیر غریب ہر کوئی کھاسکتا ہے۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: ”و لو ارادوا القربۃ الاضحیۃ او غیرھا من القرب اجزأھم سواء کانت القربۃ واجبۃ او تطوعا او وجب علی البعض دون البعض و سواء اتفقت جھۃ القربۃ او اختلفت ۔۔۔ کذلک ان اراد بعضھم العقیقۃ عن ولد ولد لہ من قبلہ“ ترجمہ: (ایک جانور میں شریک) لوگوں نے (اس جانور میں) قربانی کی قربت کی نیت کی ہو یا قربانی کے علاوہ کسی اور قربت کی نیت ہو، تو یہ نیت کرنا ان کو کافی ہوجائے گا۔ چاہے وہ قربتِ واجبہ ہو یا نفلی قربت ہو یا بعض پر واجب ہو اور بعض پر واجب نہ ہو، چاہے قربت کی جہت ایک ہی ہو یا مختلف ہو۔۔۔ اسی طرح اگر (ایک جانور میں شریک) لوگوں

میں سے بعض نے اِس سے پہلے پیدا ہونے والے بچے کے عقیقے کی نیت کی (تو بھی جائز ہے۔)

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الاضحیۃ، جلد4، صفحہ166، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ”عقیقہ کا گوشت آباء واجداد بھی کھا سکتے ہیں۔ مثلِ قربانی اس میں بھی تین حصے کرنا مستحب ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ586، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں، یہ محض غلط ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں۔“ (بہارِ شریعت، حصہ15، جلد3، صفحہ357، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ امجدیہ میں فرماتے ہیں: ”کتبِ فقہ میں مصرح (یعنی اس بات کی صراحت کی گئی ہے) کہ گائے یا اونٹ کی قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے۔۔۔۔ تو جب قربانی میں عقیقہ کی شرکت جائز ہوئی، تو معلوم ہوا کہ گائے یا اونٹ کا ایک جزء عقیقہ میں ہو سکتا ہے اور شرع نے ان کے ساتویں حصہ کو ایک بکری کے قائم مقام رکھا ہے، لہٰذا لڑکے کے عقیقہ میں دو حصے ہونے چاہیے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ یعنی ساتواں حصہ کافی ہے، تو ایک گائے میں سات لڑکیاں یا تین لڑکے اور ایک لڑکی کا عقیقہ ہو سکتا ہے۔ بعض عوام میں یہ مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت والدین نہ کھائیں، غلط ہے۔ والدین بھی کھا سکتے ہیں اور غنی کو بھی کِھلا سکتے ہیں۔“

(فتاویٰ امجدیہ، جلد3، صفحہ302، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26ذوالقعدۃ الحرام1439ھ/09اگست2018ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے